

اسرائیل کی مادلین پر سمندری ڈکیتی، دہشت گردی اور یرغمال بنانا: بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی

9 جون 2025 کو، اسرائیلی بحریہ نے بے شرمی سے مادلین پر چڑھائی کی، جو کہ فریڈم فلوٹیل کو لیشن کے زیر انتظام برطانوی جھنڈے کے تحت رجسٹرڈ ایک جہاز تھا، جو غزہ سے 160 نائیکل میل دور بین الاقوامی پانیوں میں تھا۔ جہاز پر سویڈن، فرانس، جرمنی، برازیل، ترکی، اسپین اور نیدرلینڈز سے تعلق رکھنے والے 12 کارکن موجود تھے۔ جن میں ماحولیاتی آئیکن گریٹا تھنبرگ اور فرانسیسی یورپی پارلیمنٹ کی رکن ریما حسان شامل تھیں۔ جو غزہ کو علامتی امداد فراہم کرنے اور اسرائیل کی غیر قانونی ناکہ بندی کو چیلنج کرنے کے لیے ایک انسانی ہمدردی کے مشن پر تھے۔ اسرائیل کی زبردستی مداخلت، جس میں مواصلات میں خلل ڈالنا اور ایک پریشان کن مادے کا استعمال شامل تھا، اقوام متحدہ کے قانون بحر (UNCLOS) کے تحت واضح طور پر سمندری ڈکیتی، عالمی دہشت گردی ڈیٹا بیس (GTD) کے معیار کے تحت دہشت گردی، اور ان ممالک کے خلاف جنگی عمل ہے جن کے شہریوں کو نشانہ بنایا گیا۔ مزید برآں، اسرائیل کی طرف سے ان افراد کا حراست میں لینا، بشمول ایک موجودہ یورپی پارلیمنٹ کی رکن، بین الاقوامی یرغمال بنانے کے مترادف ہے، جبکہ برطانیہ کی اپنے جھنڈے کے تحت جہاز کی حفاظت میں ناکامی اس کی قانونی ذمہ داریوں سے شرمناک فرار ہے۔ یہ مضمون اسرائیل کے اقدامات کی بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزیوں کے طور پر مذمت کرتا ہے اور جوابدہی کا مطالبہ کرتا ہے۔

UNCLOS کے تحت اسرائیل کے اقدامات بطور سمندری ڈکیتی

UNCLOS کے آرٹیکل 101 کے تحت، سمندری ڈکیتی کو ”نجی مقاصد کے لیے، نجی جہاز یا نجی ہوائی جہاز کے عملے یا مسافروں کے ذریعہ کیے گئے کسی بھی غیر قانونی تشدد یا حراست کے عمل، یا کسی بھی لوٹ مار کے عمل... جو کھلے سمندر میں کسی دوسرے جہاز کے خلاف کیے جائیں“ کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اسرائیل کی مادلین پر چڑھائی اس تعریف کے ساتھ خطرناک حد تک درست مطابقت رکھتی ہے۔ مادلین، جو برطانوی جھنڈے کے تحت ایک شہری جہاز تھا، بین الاقوامی پانیوں میں تھا۔ جو کسی بھی ملک کی علاقائی دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ جب اسرائیلی بحری افواج نے مسلح مداخلت کی۔ یہ تشدد کا عمل، جس میں ایک

پریشان کن مادے کا استعمال اور عملے کی حراست شامل تھی، بین الاقوامی بحری قانون کے تحت غیر قانونی تھا، کیونکہ ماولین کوئی خطرہ نہیں تھا اور ایک پرامن انسانی ہمدردی کے مشن میں مصروف تھا۔

اسرائیل کا غزہ کی ناکہ بندی کو نافذ کرنے کا دعویٰ اسے UNCLOS سے مستثنیٰ نہیں کرتا۔ ناکہ بندی خود بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت غیر قانونی کے طور پر وسیع پیمانے پر متنازع ہے، اور اقوام متحدہ کی رپورٹس اس کے غزہ کی شہری آبادی پر اثرات کی مذمت کرتی ہیں۔ حتیٰ کہ اگر اسرائیل سیکورٹی کی بنیاد پر دعویٰ کرتا ہے، تو UNCLOS کا آرٹیکل 101 ریاستی اداکاروں کو بغیر رضامندی یا واضح قانونی بنیاد۔ جیسے کہ سمندری ڈکیتی یا انسانی اسمگلنگ کے ثبوت۔ کے بین الاقوامی پانیوں میں غیر ملکی جھنڈوں والے جہازوں پر چڑھنے کی اجازت نہیں دیتا، جو کہ ماولین کے معاملے میں लागو نہیں تھا۔ بچوں کے دودھ اور چاول لے جانے والے جہاز کو روکنے کے لیے طاقت کا استعمال، مواصلات میں خلل ڈالنے اور شہریوں کو ڈرانے کے ساتھ، لوٹ مار کا ایک واضح مثال ہے۔ لہذا، اسرائیل کے اقدامات سمندری ڈکیتی کے زمرے میں آتے ہیں، جو اس کی بحریہ کو قانونی ذمہ داری اور بین الاقوامی مذمت کے تابع کرتے ہیں۔

عالمی دہشت گردی ڈیٹابیس کے تحت اسرائیل کے اقدامات بطور دہشت گردی

یونیورسٹی آف میری لینڈ کے زیر انتظام عالمی دہشت گردی ڈیٹابیس (GTD) دہشت گردی کو ”ریاستی یا غیر ریاستی اداکار کے ذریعہ خوف، جبر یا دھمکی کے ذریعہ سیاسی، معاشی، مذہبی یا سماجی مقصد حاصل کرنے کے لیے غیر قانونی طاقت اور تشدد کا دھمکی آمیز یا عملی استعمال“ کے طور پر بیان کرتا ہے۔ اسرائیل کی ماولین پر چڑھائی اس تعریف کے ساتھ خوفناک طور پر ہم آہنگ ہے۔ ایک ریاستی اداکار کے طور پر، اسرائیل نے غیر قانونی طاقت کا استعمال کیا۔ بین الاقوامی پانیوں میں برطانوی جھنڈے کے تحت ایک جہاز پر چڑھ کر بغیر قانونی اختیار کے۔ تاکہ ایک سیاسی مقصد حاصل کیا جاسکے: فریڈم فلوٹیلہ کی غزہ کی ناکہ بندی کو چیلنج کرنے کی کوشش کو دبانا۔ کارکنوں کی طرف سے رپورٹ کردہ پریشان کن مادے کا استعمال اور مواصلات میں خلل ڈالنا غیر مسلح شہریوں سے خوف پیدا کرنے اور انہیں مطیع کرنے کے لیے ڈیزائن کیے گئے تشدد کے اعمال تھے۔

GTD کے معیار خوفزدہ کرنے کے ارادے پر زور دیتے ہیں، اور اسرائیل کا گریٹا تھنبرگ اور ریما حسان جیسے نمایاں شخصیات کو نشانہ بنانا مستقبل کے انسانی ہمدردی کے مشنوں کو روکنے کے لیے ایک دانستہ حکمت عملی کی نشاندہی کرتا ہے۔ یورپی پارلیمنٹ کے ایک رکن اور عالمی سطح پر تسلیم شدہ کارکن کو لے جانے والے جہاز پر حملہ کر کے، اسرائیل نے بین الاقوامی

برادری کو ایک دھمکی آمیز پیغام بھیجا: اس کی پالیسیوں کے خلاف اختلافات کو تشدد سے پورا کیا جائے گا۔ یہ ریاستی سرپرستی میں دہشت گردی کا عمل، جو کھلے سمندر میں انجام دیا گیا، بین الاقوامی قانون کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے اور 1979 کے یرغمال بنانے کے خلاف بین الاقوامی کنونشن جیسے فریم ورک کے تحت قانونی چارہ جوئی کا تقاضا کرتا ہے۔

برطانیہ کی قانونی ذمہ داری اور مادلین کی حفاظت میں ناکامی

مادلین کے جھنڈے کے طور پر، برطانیہ UNCLOS کے تحت اپنی دائرہ اختیار میں رجسٹرڈ جہازوں کی حفاظت کے لیے ایک ناقابل تنسیخ ذمہ داری رکھتا ہے۔ UNCLOS کا آرٹیکل 94(1) جھنڈے کے ممالک کو حکم دیتا ہے کہ وہ ”اپنے جھنڈوں کے تحت جہازوں پر انتظامی، تکنیکی اور سماجی معاملات میں اپنی دائرہ اختیار اور کنٹرول کو مؤثر طریقے سے استعمال کریں۔“ اس میں بین الاقوامی پانیوں میں برطانوی جھنڈوں کے تحت جہازوں کی حفاظت کو یقینی بنانا اور ان کے خلاف غیر قانونی اقدامات، جیسے سمندری ڈکیتی یا مسلح حملوں، کا جواب دینا شامل ہے۔ اسرائیل کی طرف سے مادلین کی گرفتاری برطانیہ کے خود مختار حقوق پر براہ راست حملہ تھا، کیونکہ جہاز کا جھنڈا بین الاقوامی پانیوں میں خصوصی برطانوی دائرہ اختیار عطا کرتا تھا۔

اس اشتعال انگیز واقعے کے سامنے برطانیہ کی خاموشی اور غیر فعالی شرمناک طور پر اپنی ذمہ داری سے فرار ہے۔ چڑھائی کے بارے میں رپورٹس کے باوجود، برطانیہ کی طرف سے مادلین یا اس کے مسافروں کو محفوظ بنانے کے لیے فوری سفارتی یا بحری مداخلت کے کوئی ثبوت نہیں ہیں۔ یہ ناکامی UNCLOS کی خلاف ورزی کرتی ہے اور جھنڈے کے ریاستی نظام کی سالمیت کو کمزور کرتی ہے، جو ممالک کے جہازوں پر اپنی اتھارٹی کے نفاذ پر منحصر ہے۔ برطانوی جھنڈے کے تحت ایک جہاز پر اسرائیل کو بغیر سزا کے حملہ کرنے کی اجازت دے کر، برطانیہ نے اپنی قانونی ذمہ داریوں کے ساتھ خیانت کی اور بدعنوان اداکاروں کو بحری قانون کو نظر انداز کرنے کی ترغیب دی۔ برطانوی حکومت کو غیر فعالی کے ذریعے اپنی شراکت داری کے لیے جوابدہ ہونا چاہیے اور مادلین کے عملے کی فوری رہائی کا مطالبہ کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے۔

مادلین پر موجود ممالک کے خلاف جنگی عمل

اسرائیل کی مادلین پر چڑھائی اور اس کے کثیر القومی عملے – سویڈن، فرانس، جرمنی، برازیل، پیراگوئے، ترکی، اسپین اور نیدرلینڈز کے شہریوں – کی حراست ان خود مختار ممالک کے خلاف جنگی عمل کے مترادف ہے۔ مسلح تنازعات کے بین الاقوامی قانون کے تحت، خاص طور پر بین الاقوامی پانیوں میں دوسرے ملک کے شہریوں کے خلاف فوجی طاقت کا استعمال

ایک جنگجو عمل ہے۔ مادلین کے مسافر اسرائیلی شہری نہیں تھے، اور اسرائیلی افواج کے ذریعہ ان کی حراست ان کے آبائی ممالک کی خود مختاری پر ایک غیر ملکی حملہ ہے۔

1961 کے سفارتی تعلقات کے بارے میں ویانا کنونشن اور بین الاقوامی عرفی قانون اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ بیرون ملک کسی ملک کے شہریوں پر حملوں کو دشمنانہ اقدامات کے طور پر تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ آٹھ ممالک کے شہریوں کو نشانہ بنانے سے، جن میں ایک فرانسیسی یورپی پارلیمنٹ کی رکن بھی شامل ہے جسے پارلیمانی استثنیٰ حاصل ہے، اسرائیل نے بے مثال پیمانے پر سفارتی بحران پیدا کیا ہے۔ یہ چڑھائی 2010 کے ماوی مرمرہ واقعے کی یاد دلاتی ہے، جہاں اسرائیل کے ہاتھوں ترک شہریوں کی ہلاکت نے ترکی کے ساتھ تعلقات منقطع کر دیے۔ اس بار، یورپی اور لاطینی امریکی شہریوں کی شمولیت خطرات کو بڑھاتی ہے، جس میں نیٹو کے اتحادیوں اور یورپی یونین کے رکن ممالک شامل ہیں۔ مادلین کے خلاف اسرائیل کی لاپرواہ جارحیت ایک ڈی فیکٹو جنگی اعلان ہے، جو بین الاقوامی امن کی سنگین خلاف ورزی کا تقاضا کرتی ہے جسے یہ ممالک برداشت نہیں کر سکتے۔

یورپی پارلیمنٹ کی رکن سمیت بین الاقوامی یرغمال بنانا

اسرائیل کی طرف سے مادلین کے 12 مسافروں کی حراست، جن میں گریٹا تھنبرگ اور ریما حسان شامل ہیں، 1979 کے یرغمال بنانے کے خلاف بین الاقوامی کنونشن کے تحت بین الاقوامی یرغمال بنانے کے زمرے میں آتا ہے۔ آرٹیکل 1 یرغمال بنانے کو "کوئی بھی شخص جو کسی دوسرے شخص کو پکڑتا یا حراست میں رکھتا ہے اور اسے قتل کرنے، زخمی کرنے یا حراست میں رکھنے کی دھمکی دیتا ہے تاکہ تیسری پارٹی کو... کوئی عمل کرنے یا نہ کرنے پر مجبور کیا جاسکے" کے طور پر بیان کرتا ہے۔ اسرائیل کی طرف سے کارکنوں کو بغیر قانونی بنیاد کے اور مسلسل حراست کے خطرے کے تحت پکڑنا، فریڈم فلوٹیلہ اور ان کے حامیوں کو ان کی انسانی ہمدردی کے مشن کو ترک کرنے پر مجبور کرنے کی واضح کوشش ہے۔

موجودہ یورپی پارلیمنٹ کی رکن ریما حسان کی حراست خاص طور پر سنگین ہے۔ یورپی پارلیمنٹ کے اراکین یورپی یونین کے استحقاق اور استثنیٰ کے پروٹوکول (آرٹیکل 8) کے تحت استثنیٰ سے لطف اندوز ہوتے ہیں، جو انہیں ان کے فرائض کی انجام دہی کے دوران حراست سے بچاتا ہے۔ حسان کی مادلین مشن میں شرکت، جو فلسطینی حقوق کی وکالت کرتی ہے، اس کے پارلیمانی مینڈیٹ کے دائرہ کار میں ہے۔ اسرائیل کی طرف سے اس کی حراست کا عمل یورپی جمہوری اداروں پر براہ راست حملہ ہے، جو منتخب عہدیداروں کو نشانہ بنانے کے لیے ایک خطرناک نظریہ قائم کرتا ہے۔ بین الاقوامی برادری کو اس یرغمال بنانے کی مذمت کرنی چاہیے اور تمام حراست شدگان کی فوری رہائی کا مطالبہ کرنا چاہیے، خاص طور پر حسان کے معاملے میں فوری ضرورت کے ساتھ۔

9 جون 2025 کو اسرائیل کی ماولین پر چڑھائی بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی ہے، جو UNCLOS کے تحت سمندری ڈکیتی، GTD فریم ورک کے تحت دہشت گردی، اور جہاز پر موجود شہریوں کے ممالک کے خلاف جنگی عمل پر مشتمل ہے۔ ایک یورپی پارلیمنٹ کی رکن سمیت 12 کارکنوں کی حراست بین الاقوامی یرغمال بنانے سے کم نہیں ہے، جو ایک ایسا جرم ہے جو فوری عالمی مذمت کا تقاضا کرتا ہے۔ برطانیہ کی اپنے جھنڈے کے تحت جہاز کی حفاظت میں ناکامی اس کی قانونی ذمہ داریوں سے شرمناک خیانت ہے، جو بحری خود مختاری کے اصولوں کو کمزور کرتی ہے۔ اسرائیل کے اقدامات محض اشتعال انگیز نہیں ہیں۔ یہ بین الاقوامی اصولوں، انسانی حقوق اور متعدد ممالک کی خود مختاری پر ایک دانستہ حملہ ہیں۔ بین الاقوامی برادری کو اسرائیل کو جوابدہ ٹھہرانا چاہیے، ماولین کے مسافروں کی رہائی کو یقینی بنانا چاہیے، اور اس بات کی ضمانت دینی چاہیے کہ اس طرح کے جارحانہ اقدامات دوبارہ کبھی نہ ہوں۔ اس سے کم کچھ بھی کھلے سمندر میں غیر قانونی عمل کی تسلیم ہے۔